منصور حلاج

ترجمہ: مُظفّر اقبال

دیوان

منصور حلاج دیوان اردو ترجمہ مُظفّر اقبال

دانیال

دیوانِ حلاج کی شاعری ایک ایسے زاھد کی تخلیق ہے جسے فنا کے درجے پر مقیم ہونے کا شرف حاصل تھا۔ یہ مناجات اور نظمیں ولولہ انگیز محبتِ الٰہی سے لبریز ہیں اور اُن کیفیات اور مقامات کو بیان کرتی ہیں جن سے گزر کر انسان ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں وفورِ محبت میں اُس کی ذات محو ہو جاتی ہے اور اُس کے لفظ حِکمت اور نُور کے ازلی سرچشموں سے منسلک ہو کر کائنات کے سربستہ رازوں کی نقاب کشائی کرنے لگتے ہیں۔

اس کلام میں جہاں ایک انسان کے عزم، ہمت اور عشقِ صادق کا نُور موجود ہے وہیں اِس پکار کی عمیق گہرائیوں میں ایک ایسا سناٹا بھی ہے جو روح کو تھرتھرا دیتا ہے۔ ایسی خالص توحید جس میں غیر کا شائبہ تک موجود نہ ہو اور ایسا عشق جس نے دوئی کا خاتمہ کر دیا ہو یقیناً انسان کے لئے ایک بھاری بوجھ ہے۔ یہ شاعری اسی ماورائی بوجھ کو سہارنے کی جستجو اور اسی غیر معمولی عزت افزائی کا رزمیہ ہے۔

یہ کلام ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے سے اسلامی تصوّف اور فکر کے مرکزی دھارے میں شامل رہا ہے۔ مسلمانوں کی کوئی زبان ایسی نہیں ہے جس کے ادب میں حلاج کے کلام اور فکر کی بازگشت موجود نہ ہو۔ اُردو میں حلاج کی شاعری کے حوالے سے جو خلا موجود تھا، یہ دو زبانی مجموعہ اُسے پُر کرنے میں معاون ثابت ہو گا۔

١ لبَيْكَ لبَيْكَ يا سِرّى ونجوائى
لبَيْكَ لبَيْكَ يا قصدى و معنائى

اَدعُوك بل أنت تَدعُونى اليك فَهلْ
ناديتُ إِيّاك أم ناجيتَ إِيّائى

يا عين عينَ وجودى يا مدى هممى
يا منطقى وعباراتى وإِيمائى(١)

يا كلَّ كلّى ويا سمعى ويا بصرى
يا جملتى وتباعيضى وأَجزائى

٥ يا كلّ كلّى وكلّ الكلّ ملتبسٌ
وكل كلّك ملبوسٌ بمعنائى

يا من به عُلِقت روحى فقد تلفت
وجداً فَصِرتَ رهيناً تحت أهوائى

لبیک لبیک، اے میرے بھید، اے میری سرگوشی
لبیک لبیک، اے میرے قصد و معنی

میں تجھے پکارتا ہوں —— بلکہ تُو مجھے اپنی طرف بلاتا ہے
یہ میں نے پکارا: تُو ہی ہے، یا تُو نے کہا: میں ہی ہوں

اے میرے عینِ وجود کے عین، اے میری منشا کی غایت،
اے میری گویائی، میری عبارت و اشارت

اے میرے [وجودِ] کُلّی کی اصل، میری سماعت، میری بصارت
اے میری تشکیل، میری ترکیب، میرے اجزاء

[اے میرے وجودِ کُلّی کی] اصل — تمام چیزوں کی اصلِ کُلّی —— ملتبس
تُو تمام کا تمام میرے معانی میں ملبوس ہے

تُو کہ جس سے میری روح وابستہ ہو گئی اور پھر تلف ہو گئی
پھر تُو میری خواہش کا رہین بن کر رہ گیا

ابکی علی شجنی مِنْ فرقتی وطنی
طوعًا ویسعدنی بالنوح اعدائی

ادنُو فیبعدنی خوفی فَیُقْلِقُنی
شوقٌ تمکّنَ فی مکنون اَحشائی

فکیف اصنع فی حبٍّ کَلِفتُ بِهِ
مولای قدملّ مِن سَقَمی اطبّائی

قالوا تداوَ به منهُ فَقُلْتُ لهم
یا قوم هل یتداوی الدآء بالدائی

حبّی لمولای اضنانی واسقمنی
فکیف اشکو الی مولای مولائی

انّی لأرمقه والقلب یعرفهُ
فما یترجم عنه غیر ایمائی

یا ویحَ روحی من روحي فوا أسفی
علّی منّی فانّی اصل بلوائی

فرقتِ وطن پر، میں بہ رضا اپنے دکھ پر روتا ہوں
اور میرے دشمن دکھ میں میرے مددگار ہیں

جب قریب آتا ہوں تو میرا خوف مجھے دور کر دیتا ہے
وجود میں دور تک رچ چکا شوق مجھے مبتلائے قلق کر دیتا ہے

میں اس محبت کا کیا کروں جس میں مبتلا ہوں
میرے مولا، طبیب بھی میری بیماری سے تنگ آ گئے

وہ کہتے ہیں: اس کی بیماری سے ہی اس کا علاج کرو
دوستو[1]، کیا بیماری سے بیماری کا علاج ممکن ہے!

میرے مولا کے لئے میری محبت نے مجھے بیمار اور نڈھال کر دیا
میں اپنے مولا سے خود اسی کی شکایت کیسے کروں؟

میری نگاہ اس پر پڑی اور قلب نے پہچان لیا
لیکن اس کا بیان ممکن نہیں سوائے اشاروں کے

حیف میری روح! میری روح نے میری روح سے دکھ اٹھایا
کہ میں اپنی بیماری کی وجہ خود ہوں

۱۔ قوم: مراد صوفیاء ہیں۔

كأنّنى غَرقٌ تبدو انامِلُهُ
تغوُّثـًا وهوفى بحرمِن الماءِ

١٥ وليس يَعْلَمُ ما لاقيتُ من احدٍ
الاّ الذى حلّ منّى فى سويدائى

ذاك العليم بما لاقيت من دنفٍ
وفى مشيئتِهِ موتى واحيائى

يا غايةُ السُؤل والمامُول يا سكنى
يا عيش روحى يا دينى ودنيائى

قُلْ لى فَدَيْتُكَ ياسمعى ويا بصرى
لِم ذا اللجاجة فى بُعدى واقصائى

١٩ إن كنت بالغيب عن عينىّ مُحْتجِباً
فالقلب يرعاك فى الابعاد والنائى

(١) ماسينيون= أعيائى

غرق ہو چکے آدمی کی طرح ہوں، جس کی صرف انگلیاں نظر آتی ہیں
وہ پانی سے لبریز سمندر میں ہے اور مدد کے لئے پکارتا ہے

کوئی نہیں جانتا مجھے کس بات کا سامنا تھا
سوائے اس کے جو میرے دل میں حل ہو چکا

وہ علیم ہے، وہ جانتا ہے، کہ میرے دل نے کیسے دکھ اٹھایا
اور میری موت اور جی اٹھنا اسی کی مشیئت سے ہے

اے میرے سوال کی غایت، میری امید میرے مسکن
اے میری روح کی زندگی، میرے دین اور دنیا

کہہ: میں تیرا تاوان ہوں، اے میری سماعت و بصارت
تُو مجھے اس فراق، اس دوری میں کیوں دکھتا ہے

اگر تو غیب میں میری آنکھوں سے پوشیدہ ہے
قلب تجھے دیکھتا ہے، اس فراق میں، ہاں اس ہجر میں

جواب في حقيقة الايمان

لِلعلم أهلٌ وللايمان ترتيبُ
ولِلعلومِ وأهْلِيها تجاريبُ

والعلم علمان: منبوذٌ ومكتسبٌ
والبحربحران مركوبٌ ومرهوبُ

والدهرُ يُومان: مذمومٌ وممتَدَحُ
والناسُ إثنَانِ: ممنوحٌ ومسلوبُ

فاسَمعْ بقلبكَ ما يأتيكَ عنْ ثقةٍ
وانظرْ بفهمكَ فالتميزُ موهوبُ

اِنّى أَرتقيتُ الى طَودِ بلاقَدَم
لهُ مراقٍ على غيرى مَصاعيبُ

وخُضْتُ بَحراً ولمْ يرسِبْ به قدمي
خاضَتْهُ روحى وقلبى منهُ مَرْغوبُ

حقیقتِ ایمان کے بارے میں:

علم کے لئے اہلِ علم ہیں اور ایمان کے ہیں درجات
اور علوم اور اہلِ علم کے پرکھنے کے لئے طریقے

علم دو طرح کے ہیں: ایک بے ثمر دوسرا بار آور
اور سمندر دو طرح کے ہیں: ایک راہ دینے والا، دوسرا خطرناک

اور زمانہ دو طرح کے ایام ہیں: ایک مذموم دوسرا قابل تحسین
اور نسل انسانی دو طرح کی ہے: ایک ممنوح[2]، دوسری مسلوب[3]

سو اپنے دل سے سنو جو ایک ثقہ شخص بیان کرتا ہے
اور اپنے فہم سے غور کرو کہ ممیّز کر سکنا ایک وھبی چیز ہے

میں ایک قدم اٹھائے بغیر ایک بلند مقام پر پہنچا ہوں
وہ مقام جس تک پہنچنا دوسروں کے لئے پر خطر ہے

اور میں پاؤں سے چھوئے بغیر سمندر کی گہرائی تک پہنچا ہوں
یہ میری روح اور قلب ہیں جنہوں نے اس کی خواہش کی تھی

۲۔ ممنوح: نعمتیں، انعامات پانے والے
۳۔ مسلوب: جن سے چھن گیا

حصباؤهُ جوهرٌ لم تدنُ مِنه يَدٌ
لكنّهُ بيَدِ الافهامِ منهوبُ

شربتُ من مآئهِ ريًّا بغير فم
والماءُ قد كان بالافواهِ مشروبُ

لأنَّ روحی قديمًا فيه قد عَطِشَتْ
والجسمُ [مَا] ماسَّهُ مِن قبلُ تركيبُ

١٠ إني يتيمٌ ولِيَ آبٌ اَلوذُ بهِ
قلبي لِغيْبَتِهِ ما عِشْتُ مكروبُ

أَعمى بَصيرٌ وإنّي أَبْلَهُ فَطِنٌ
ولِيَ كلامٌ إذا ما شئتُ مقلوبُ

ذُوقتا عرفوا [ما] قد عرفت فَهُمْ
مَحِبىَ ومَنْ يُحْظ بالخيراتِ مَصحوبُ

١٣ تعارفَتْ في قديم الذرّ أَنْفُسَهُمْ
فأشرقت شمسُهُمْ والدّهرُ غربيبُ

اس کی پتھریلی گہرائی ایک موتی ہے جس تک کوئی ہاتھ نہیں پہنچ پایا——
لیکن اسے فہم کا ہاتھ پا سکتا ہے

اور میں نے منہ کھولے بغیر اس کے پانی کو جی بھر کر پیا ہے——
یہ جانا پہچانا پانی —— جسے منہ نے پیا ہے

روح ازل سے اس کی پیاسی تھی
اور جسم اپنی ترکیب سے پہلے اس میں شرابور کیا گیا تھا

یتیم ہوں لیکن ایک گمشدہ باپ رکھتا ہوں جسے پکار سکوں
اور میرا دل، جب تک میں زندہ ہوں، اس کے غیاب میں کرب میں مبتلا رہے گا

اندھا ہوں لیکن بصیرت رکھتا ہوں، سادہ لوح ہوں، لیکن فطین
اور یہ میرا کلام! غور کرو تو اسے پلٹا بھی جا سکتا ہے

جو میں جانتا ہوں، عارفوں کو اس کی معرفت حاصل ہے
وہ میرے ساتھی ہیں، کہ جو کوئی خیر کا کام کرتا ہے، ساتھی رکھتا ہے

ان کی روحیں وقت کی ابتدا ہی میں ایک دوسرے سے متعارف کروا دی گئی تھیں
پھر وہ سورج کی طرح جگمگا اٹھیں، جب وقت مائل بہ غروب تھا

١ يا موضع الناظر مِنْ ناظری
ویا مکانَ السِرّ من خاطری

یا جملة الكلّ التی كُلُّها
أَحبُ من بعضی ومن سائری

تراك تَرثی للذي قَلبهُ
معلَّق فی مخلبی طائرِ

مدَلّه حیرانُ مستوحشٌ
یهرب من قفر الی آخرِ

٥ یسري وما یدري واسرارهُ
تسري كلمحِ البارق النائر

كَسرعَةِ الوهم لِمَنْ وَهمهُ
على دقیقِ الغامض الغابرِ

٧ في لُجِّ بحر الفكر تجري به
لطائفُ مِنْ قُدرةِ القادرِ

اے میری نظر کے مقامِ بصیرت
اور میرے دل کے خیالات کے پوشیدہ مقام

اے مکمل ترین، جس کی کل سے
میں محبت کرتا ہوں—اپنے ایک ایک جزو سے اور کل سے

میں تیری طرف دیکھتا ہوں، غم زدہ
تُو—جس کے لئے میرا دل ایک پرندے کے پنجوں میں معلق ہے

مبتلائے غم، حیران اور راہ گم کردہ
ایک بیاباں سے دوسرے کی طرف سرگرداں

اندھوں کی طرح محوِ سفر، اور اس کے اسرار
تیزی میں جیسے برق کے کوندے کی لپک

یا جیسے آخری نیند میں
خواب دیکھنے والے کے وہم کی سرعت

بحرِ فکر کے گہرے منجدھار میں اس کو بہا لے جاتی ہے
قادرِ مطلق کی قدرت کا لطف و کرم

سكوتٌ ثم صمتٌ ثم خرسُ
وعِلْمٌ ثم وَجْدٌ ثم رمسُ

وطينٌ ثم نارٌ ثم نورٌ
وبردٌ ثم ظلٌ ثم شمسُ

وحَزْنٌ ثم سهلٌ ثم قَفْرٌ
ونَهْرٌ ثم بحرٌ ثم يبْسُ

وسكرٌ ثم صحوٌ ثم شوقٌ
وقربٌ ثم وصلٌ ثم أُنْسُ

وَقبْضٌ ثم بسطٌ ثم محوٌ
وفرقٌ ثم جمعٌ ثم طَمْسُ

وأَخْذٌ ثم ردٌ ثم جذبٌ
ووصفٌ ثم كشفٌ ثم لِبسُ

عبارات لاقوام تساوتْ
لديهم هذه الدنيا وفلِسُ

سکوت پھر خاموشی پھر فتورِ کلام
اور علم، پھر وجد پھر فنا

مٹی، پھر نار پھر نُور
ٹھنڈک پھر سایہ پھر دھوپ

دشوار راستہ، پھر آسان پھر بیاباں
دریا، پھر سمندر پھر خشکی

سکُر، پھر صحو پھر شوق
قُرب، پھر وصل پھر اُنس

قبض، پھر بسط پھر محویت
فراق، پھر جمع پھر طمس[1]

ربودگی پھر واپسی پھر جذب
اور وصف، پھر کشف، پھر اخفا

عبارات — جو صرف وہی سمجھ سکتے ہیں
جن کے لئے دنیا ایک فِلس سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی

۱- تصعین

وأصوات وراءَ البابِ لكنْ
عباراتُ الورَى في القُرْب هَمْسُ

وآخِرُ ما يؤول اليه عَبْدٌ
اذا بلغ المدَى حظٌّ وَ نَفْسُ

لأنّ الخلقَ خُدّامُ الأماني
وحقّ الحقّ في التحقيق قُدْسُ

دروازے کے پیچھے سے آتی ہوئی آوازیں —
جیسے ہی ہم قریب پہنچتے ہیں، سرگوشیوں میں بدل جاتی ہیں

اور آخری شے جو آخر میں ایک غلام کو ملتی ہے —
جب وہ اپنے مقصود کی انتہا کو پہنچتا ہے: اس کا مقدر، اس کا نفس

کہ خلق اپنی تمناؤں کی غلام ہے
بالتحقیق، حق کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مقدّس ہے

من سارروه فابدى كلّما ستروا
ولم يراع اتصالاً كان غشّاشا

اذا النفوس اذاعت سرّما علمت
فكل ما خملَتْ من عقلها حاشا

من لم يصن سرّ مولاه وسيّده
لم يأمنوه على الاسرار ما عاشا

وعاقبوه على ما كان من زَلَل
وابدلوه مكان الأُنْسِ ايحاشا

وجانبوه فلم يصلح لِقُرْبهم
لمّا رأوه على الاسرار نبّاشا

من اطلعوه على سِرّ فنمّ به
فذاك مثلي بين الناس طيّاشا

هم اهل السرّ وللاسرار قد خُلِقوا
لا يصبرون على من كان[1] فحّاشا

لا يقبلون مذيعًا في مجالسهم
ولايحبون سِتراً كان وَشْوَاشا

ذی اعتبار، جس نے وہ ظاہر کیا جو انہوں نے چھپایا
گھروں کو نہ لوٹنے والے دھوکا باز تھے

جب نفوس رازوں کو آشکار کرتے ہیں
وہ جانتے ہیں جو ان کی عقل کو تنگ کرتا ہے، ہوشیار

وہ جو اپنے آقا اور مولا کا راز فاش کرتا ہے
وہ اس پر اپنے رازوں کا اعتبار نہیں کرتے

جو آشکار کرتا ہے وہ اسے سزا دیتے ہیں
اور اس کو مقام اُنس سے ہٹا کر وحشت میں ڈال دیتے ہیں

وہ اس سے گریز کرتے ہیں اور اس کے قریب نہیں جاتے
جب وہ رازوں کو افشا کر رہا ہوتا ہے

جس نے ایک راز پایا اور اسے نشر کر دیا
میری طرح ہے — انسانوں کے درمیان ایک پاگل

وہ اہل اسرار ہیں، رازوں ہی کے لئے بنے ہیں
وہ راز افشا کرنے والوں کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتے

ان کی مجالس میں راز افشا کرنے والے کے لئے کوئی جگہ نہیں
وہ [راز سے] چادر اٹھانا پسند نہیں کرتے

لايصطفون مضيفاً بغْض سرّهم
حاشا جلالهم من ذلكم حاشا

فكُنْ لهم وبهم في كلّ نائبةٍ
اليهم ما بقى ذا الدهر هشّاشا

(١) ماسينيون= ماكان

وہ رازوں کی پردہ پوشی کے خلاف کچھ برداشت نہیں کرتے
اس میں ان کے جلال سے بچو، ہوشیار رہو

ان کے ہو رہو، ان کے ساتھ رہو، ہر مشکل مصیبت میں
اور رہتی دنیا تک بشاشت سے ان کا استقبال کرو

١ أنعَى اليك نفوسًا طاح شاهدها
فيما ورا الحيث يَلقَى شاهد القِدَم

أنْعى اليك قلوبًا طالما هَطَلَتْ
سحائبُ الوحى فيها أبْحُر الحكم

أنعى اليك لسان الحق مُذْ زمن
أودى وتذكاره فى الوهم كالعدم

أنعى اليك بيانا تستكين له
اقوال كلّ فصيحٍ مِقْول فهم

٥ أنعى اليك اشارات العقول معاً
لم يبق منهنّ الادارس الرمم

أنعىوحُبِّك اخلاقًا لِطائفةٍ
كانت مطاياهم من مكمد الكظم

میں گریہ کرتا ہوں، ان نفوس کے لئے جن کی شہادت جا رہی ہے
'یہاں' (اس عالم کون ومکاں) کے پار—— شاہدِ قدیم سے ملنے

میں گریہ کرتا ہوں، ان قلوب کے لئے جو تادیر سیراب رہے
وحی کے بادلوں سے — پانی جس میں حکمت کے سمندر تھے

میں گریہ کرتا ہوں، حق کی زبان کے لئے جو بہت پہلے بھیجی گئی
جس کا ذکر (اب) خیالات میں مفقود ہو چکا

میں گریہ کرتا ہوں، ایسے کلام کے لئے
جو فصیح اقوال اور فہم کے استدلال کو خاموش کردے

میں گریہ کرتا ہوں، عقل کے (ذریعے بتائے گئے) نشانات کے لئے
جن میں سے کچھ باقی نہیں، سوائے مٹ چکے نقوش والی ہڈیوں کے

میں گریہ کرتا ہوں، تیری محبت اور مہربانی کے طریق کا
ان کے ضبطِ نفس کے لئے جن کی سواری (کا جانور) ان کا
(خاموشی سے) گھٹنا تھا

مَضَى الجميعُ فلا عين ولا أثَر
مُضِيَّ عادٍ وفُقْدانَ الأُلى إرَم

٨ وخَلّفوا معشرًا يجرون لبستهم
أعْمى من البهم بلْ اعمى من النعم

سب گزر گئے، کوئی چشمہ یا اثر چھوڑے بغیر
سب معدوم ہو گئے، عاد اور ان کے گمشدہ شہر اِرم کی طرح

اپنے الجھاؤ میں سرگرداں، صرف پراگندہ ہجوم ان کی راہوں پر باقی ہے
جانوروں سے زیادہ اندھا، اونٹنیوں اور بھیڑوں سے بھی زیادہ اندھا

اشار لحظی بعین علم
بخالصٍ من خفِیِّ وَهْمِ

ولائحٌ لاح فی ضمیری
ادقّ من فهم وهم همّی

وخُضْتُ فی لُجّ بحر فکری
أمرُ فیه کمرّ سهم

وطار قلبی بریش شوقی
مرکّب فی جناح عزمی

الی الّذی ان سُئلتُ عنه
رمزت رمزًا ولم اسمّی

حتّی اذا جُزتُ کل حدّ
فی فلوات الدنوّ أهْمِی

نظرت اذ ذاك فی سَجَالٍ
فما تجاوزتُ حدّ رَسْمِی

فجئت مستسلما الیه
حدّ قیادی بکفّ سلمی

میں اپنی نظر کو علم کی آنکھ سے ہدایت [illegible]ا ہوں
اور خالص خفی ترین وہم سے

میرے ضمیر میں ایک روشنی ہے
فہم و وہم سے لطیف

میں فکر کے سمندر کی موج پر رواں ہوں
جیسے تیر حرکت کرتا ہے

اور میرا دل شوق کے پروں سے اڑ رہا ہے
میرے عزم کے پروں پر رواں

اس کی طرف جس کے بارے میں اگر مجھ سے پوچھا جائے
تو میں رمز میں پناہ ڈھونڈتا ہوں اور اس کا نام نہیں لیتا

تاوقتیکہ میں قرب کے صحراؤں سے -- جہاں میں سرگراں ہوں --
تمام رکاوٹوں سے گزر جاتا ہوں

پھر میں آبی سطح پر سے دیکھتا ہوں
لیکن میں اپنی حدود سے تجاوز نہیں کرتا

بالآخر میں، تسلیم ورضا کے پالھنگ سے بندھا،
اس کے سامنے سپر ڈال دیتا ہوں

قد وسم الحبّ منه قلبي
بميسمِ الشوق اى وسم

وغاب عنّي شِهود ذاتي
بالقرب حتّى نسيتُ اسمي

اس کی محبت میرے قلب کو شوق سے داغتی ہے
اور یہ کیسا داغ ہے!

میری ذات کا شہود مجھ سے اوجھل ہو گیا ہے
اس قرب سے جس نے مجھے اپنا نام بھلا دیا ہے

لم يبق بينی وبين الحقّ تِبْيَانی
ولا دليل ولا آيات برهانِ

هذا تجلّی طلوع الحقّ نائرةً
قد أَذْهَرَتْ فی تلا ليها بسلطانِ

كان الدليل له منه اليه به
مِن شاهدِ الحقِّ بل عِلمًا بِتِبْيَانِ

كان الدليل له منه به وله
حقًا وجد ناه فی تنزيل فُرقانِ

لا يستدلُّ على البارى بصنعته
وأَنْتُم حَدَثٌ يُنْبِی بازمانِ

هذا وجودی و تصريحی و معتقدی
هذا تَوَحُّدُ توحيدی و ايمانی

میرے اور حق کے درمیان اب کوئی تبیان باقی نہیں
نہ کوئی دلیل و برہان و نشاں

یہ حق کی تجلی کی صبح ہے
یہ چمکدار قوت میں پروان چڑھی ہے

اس کی دلیل اسی کے لئے ہے، اسی میں ہے اسی کے لئے، اسی سے ہے
شاہدِحق سے بلکہ یہ علم بتیان ہے

اس کی دلیل اسی کے لئے ہے، اسی میں ہے، اسی کی طرف ہے
حق یہ ہے کہ ہم نے اسے نازل کئے، میز کرنے والے صحیفے میں پایا

خالق کو اس کی صنعت سے مت پہچانو
تم سب وقت میں سرگرداں حادث ہو

یہ میرا وجود، میرا قول اور میرا ایمان
توحید اور ایمان کو مستحکم کرتے ہیں

هذا عبارة اهل الا نفراد به
ذوی المعارف فی سرّ واعلانِ

٨ هذا وجوُد وجودِ الواجدینَ له
بنی التجانُسِ اصحابی وخُلاَّنی

یہ عبارات اہلِ انفراد کے لئے ہیں
جو معارف کے خفیہ اور ظاہری امین ہیں

یہ وجود ان پانے والوں کا وجود ہے جنہوں نے اسے پایا
بیٹو، دوستو اور ساتھیو ——

١ عجبتُ منك ومنّی
یا مُنْیَةَ الْمتمنّي

ادنیَتَنی منك حتّی
ظننتُ انّك انّی

وغبتُ فی الوجد حتّی
افنیتنی بك عنّی

یا نعمتی فی حیاتی
وراحتی بعد دفنی

٥ مالی بغیرك أُنسٌ
من حیث خوفی وامنی

میں تجھ پر اور خود پر حیراں ہوں
میری خواہش کی انتہا

تو نے مجھے قربت بخشی
حتٰی کہ میں نے سمجھا تُو "میں" ہے

میں تجھے پانے میں کھو بیٹھا
حتٰی کہ تو نے مجھے خود میں نیست کر دیا

اے میری زندگی میں میری نعمت
اور دفن کے بعد میری راحت

تیرے بغیر میرا کوئی پرسانِ حال نہیں
تو ہی ہے میرے خوف میں اور امن میں

يا من رياض معانيه
قد حوّيت كل فنّی

٧ وان تمنيتُ شياً
فانت كل التمنّی

اے وہ ہستی جس کے معنی کے باغوں میں
میرے تمام فنون محدود ہیں

اور اگر میں کسی شے کی تمنا کروں
تو تُو ہی میری کل تمنا ہے

أَقْتُلُونی یا ثقاتی
انّ فی قتلی حیاتی

ومماتی فی حیاتی
وحیاتی فی مماتی

انّ عندی محْو ذاتی
من اجلّ المکرماتِ

وبقائی فی صفاتی
من قبیح السّیّئاتِ

[سئمتْ نفسی حیاتی
فی الرسوم البالیات

فاقتلونی واحرقونی
بعظامی الغانیات

مجھے ہلاک کر دو، میرے بااعتبار ساتھیو
کہ میرا قتل ہی میری زندگی ہے

میری موت میری حیات میں ہے
اور میری حیات میری موت میں ہے

میرے نزدیک اپنے وجود کو مٹا دینا
گراں قدر کارناموں میں سب سے اونچا ہے

اور اپنی صفت کے ساتھ بقا
قبیح ترین گناہ ہے

امیرے نفس نے میری زندگی کو تاراج کیا ہے
شکستہ تباہ حال نشانات کے درمیان

سو مجھے ہلاک کر دو اور جلا دو
میری بھربھراتی ہڈیوں کے درمیان

ثم مرّوا برفاتی
في القبور الدارسات

تجدوا سرّ حبيبی
فی طوايا الباقيات]

انّنی شيخ كبيرٌ
فی علوّ الدرجات

ثم انّی صرتُ طفلاً
فی حجور المرضعاتِ

ساكنًا فی لحد قبر
فی اراضٍ سبخاتِ

وَلَدَتْ أُمّی اباها
انّ ذامن عجباتی

فبناتی بَعْدَ أنْ كُنْ-
-نَ بناتی أخواتی

اور جب وہ میرے باقیات کے قریب سے گزریں گے
اجاڑ مقبروں کے درمیان

وہ میرے حبیب کے راز کو پا لیں گے
باقی رہ جانے والوں کے درمیان]

بے شک میں شیخ کبیر ہوں
اونچے مراتب کے لحاظ سے

پھر ایک نونہال بچہ بن جاتا ہوں
دایاؤں کے حجروں میں

قبر کے اندر مکین
بنجر زمینوں میں

میری ماں نے اپنے باپ کو جنم دیا
یہ عجیب باتوں میں سے ایک ہے

یوں میری بیٹیاں
میری بہنیں بن گئیں

ليس من فعل زمان
لا و لا فعل الزناتِ

[فاجمعوا الاجزا جمعا
من جسومٍ نيّراتِ

من هواء ثم نار
ثم من ماءٍ فُراتِ

فازرعوا الكلّ بأرض
تُرْبُها تُرب مواتِ

وتعاهدها بسقى
من كوؤس دائراتِ

من جوار ساقيات
وسواقٍ جارياتِ

فاذا أتممت سبعاً
انبتَتْ خيرنباتِ]

یہ وقت کی کارستانی نہیں
نہیں، اور نہ ہی زناکاری کا عمل

[سو میرے اجزاء کو جمع کرو
چمکدار اجسام سے

ہوا سے بنے ہوئے، پھر آگ سے
پھر فرات کے پانیوں سے

تمام اس زمین میں بوئے گئے
جس کی مٹی بنجر ہے

اسے پانی سے سیراب کرو
گھومتے پیالوں [کے پانی] سے

پیالے لے جانے والیوں کے گھرے پانیوں سے
اور بہتے چشموں سے

اور جب تم سات چکر مکمل کر چکو گے
اس میں سے خیر کے پودے بر آمد ہوں گے]

١ يا طالما غِبْنا عن اشباح النظرْ
بنقطةٍ تحْكِي ضياءُ ها القمرْ

٢ من سمسم وشَيْرج وأَحْرُف
وياسمين فى جبين قد سطرْ

٣ تمشوا ونمشي ونرى أَشْخاصكم
وأَنتم لا تَرَونَا يا دبرْ

اکثر ہم ظاہری علامات سے چھپتے ہیں
ایک قطرے میں — جسے چاند نے منور کیا ہے

سمسم اور سمسم کے تیل [کے قطرے میں] اور حروف میں —
جو یاسمین اور جبینوں پر تحریر کئے گئے ہیں

تم جاتے ہو، ہم جاتے ہیں اور ہم تمہاری اشکال دیکھتے ہیں
لیکن تم نہیں دیکھتے — تم جو پیچھے رہ گئے

١ وایَ الارض تخلومنك حتّی
تعالَوا یطلبونك فی السماء

٢ تراهم ینظرون الیك جهراً
وهم لا یُبصرون من العماء

کون سی زمین تیرے وجود سے خالی ہے
کہ وہ تجھے اوپر آسمانوں میں ڈھونڈتے ہیں

تو انہیں دیکھتا ہے، اپنی طرف دیکھتے ہوئے
لیکن وہ نہیں دیکھ پاتے کہ اندھے ہیں

١ الی كم انت فی بحر الخطايا
تبارزمن يراك ولا تراه

وسمُتك سمت ذی ورع تقِىّ
وفعْلك فعل متّبع هواه

فيا من بات يخلو بالمعاصی
وعين الله شاهدة تراه

أتطمع ان تنال العفومما
عصيت وانت لم تطلب رضاه

٥ فتُب قبل الممات وقبل يوم
يلاقی العبد ما كسبت يداه

٦ أتفرح بالذنوب والخطايا
وتنساه ولا احد سواه

کب تک تم خطاؤں کے سمندر میں رہو گے
اس سے ڈوبڈوجو تمہیں دیکھتا ہے، اور جسے تم نہیں دیکھتے

تیرا نام تو خدا خوفی، تقوٰی سے عبارت ہے
اور تیرا عمل خواہشات کے غلام کا عمل ہے

تو جو اپنے گناہ میں اکیلا رہ گیا
اللہ کی آنکھ نے شاہد کے طور پر تجھے دیکھا

کیا تو عفو کا طالب ہے
رضا کا طلب گار نہ ہونے کے گناہ پر

توبہ کر لو، موت سے پہلے اور اس دن سے پہلے
جب ہر بندے کے سامنے وہ آئے گا جو اس نے کمایا

کیا تُو خطا اور گناہوں میں فرحت ڈھونڈتا ہے
اور اسے بھول جاتا ہے، صرف اسے!

كانت لقلبی اهواءٌ مفرّقة
فاستجمعَت مُذراءَتْك العين أَهوائی

فصار يحسدنی من كنت الحسده
وصرتُ مولیالوری مُذْصرت مولائی

مالامنی فيك احبابیواعدأی
الاّ لغفلتهم عن عظم بلوائی

تركتُ للناس دنياهم ودينهم
شغلاً بحبّك يا دينی و دنيائی

اشعلتَ فی كبدی نارين واحدة
بين الضلوع واخری بين احشائی

میرے قلب میں بہت سی حاجتیں تھیں
جب محب کی نگاہ پڑی، وہ جمع ہو گیئں

جس سے میں حسد کرتا تھا وہ مجھ سے حسد کرنے لگا
اور میں انسانوں کا مولا بن گیا، تُو میرا مولا بن گیا

تیرے لئے نہ میرے دشمنوں نے، نہ میرے احباب نے مجھے الزام دیا
ہاں، صرف اس وقت جب انہوں نے میرے کربِ عظیم کو بھلا دیا

میں نے لوگوں کے لئے ان کی دنیا اور دین چھوڑ دیا
تیری محبت میں مشغول ہو کر، اے میرے دین و دنیا

تُو نے میرے جگر میں دو آگیں جلائیں
ایک پسلیوں کے درمیان، دوسری میرے پہلوؤں میں

١ إذا دَهَمتْك خيول [البعاد
وناديٰ] الاياس بقطع الرجا|

فخُذْ فى شمالك ترس الخضوع
وشدّ اليمين بسيف البكا

وَ نَفْسَك نَفْسَك كُنْ خائفًا
علىٰحذرمن كمين الجفا

فان جاءك الهجرفى ظلمة
فسِرْ فىمشاعل نور الصفا

٥ فُقل للحبيب ترى ذلّتى
فجُدْ لى بعفوك قبل اللقا

٦ فو الحُبِّ لاتنثنِى راجعاً
عن الحِبِّ الاَبِعَوْضِ المنا

جب فرقت کے گھوڑے تمہیں آن لیں
اور مایوسی کی چیخ امید کو نگل لے

اپنے بائیں ہاتھ میں خضوع کی بکتر
اور دائیں میں گریہ کی تلوار تھام لو

اور اپنے نفس—اپنے نفس سے محتاط رہو
پنہاں جفا کے خوف سے محتاط رہو

اگر تاریکی میں ہجرت کا سامنا ہو
تو نُورِ صفا کی مشعلوں میں پناہ لو

اپنے حبیب سے کہہ دو: تُو میری افگندگی کو دیکھتا ہے
ملاقات سے پہلے مجھے معاف کر دے

اے میرے محب، مجھ سے علیحدہ نہ ہو
ثمر پانے سے پہلے محبت سے جدا نہ ہو

١ سبحان من اظهر ناسوتهُ
سرّ سنا لاهوتِهِ الثاقب

ثم بدا فی خلقه ظاهراً
فی صورته الآکل والشارب

٣ حتَی لقد عَایَنَهُ خَلْقُه
کلحظةِ الحاجب بالحاجب

پاک ہے وہ ذات جس نے ناسوت کو ظاہر کیا
اپنے لاہوت کی خفیہ، چمکدار روشنی سے

پھر وہ اپنی مخلوقات میں نمودار ہوا
ایسی حالت میں کہ وہ کھاتا پیتا تھا

حتیٰ کہ اس نے خود کو یوں دیکھا
جیسے ایک آنکھ کی نظر دوسری آنکھ کو دیکھتی ہے

١ كتبتُ ولم اكتُبْ اَليك وانّما
كتبتُ الى روحى بغيركتابِ

وذلك انّ الروح لا فرق بينها
وبين مُحِبّيها بِفَصْلِ خطابِ

٣ وكلّ كتابٍ صادر منك وارد
اليك بلا ردّالجواب جواب

میں نے لکھا ــــ لیکن تجھے نہ لکھا
کہ میں نے اپنی روح کو لفظوں کے بغیر لکھا

یہ اس لئے کہ دُوری نہیں روح میں اور اس کے چاہنے والے میں
وہ دُوری جو خطاب کی جدائی سے پیدا ہوتی ہے

ہر لکھا تیری طرف سے ہے اور تیری طرف لوٹتا ہے
جواب ـــــ جواب پائے بغیر

١ أُريدُك لا أُريدك للثوابِ
ولكنـّى أُريدك للعقابِ

فكلّ مآربى قد نِلْتُ منها
سوى ملذوذِ وَجْدِى بالعَذَابِ

میں تیرا طلب گار ہوں، لیکن بطورِ ثواب نہیں
بلکہ میں عقاب کے طور پر تیرا طلب گار ہوں

اب تیری طرف سے تمام نعمتیں مل گئیں
سوائے دکھ میں میری ذات کی خوشی کے

ڈاکٹر کامل نے ان اشعار کو حلاج سے
منسوب کلام میں شامل کیا ہے

١ كَفَى حَزَنًا انّى أُناديك دائما
كانّى بعيدٌ او كانّك غائب

٢ وأَطْلُبُ منك الفضل من غير رغبةٍ
فلم ار قبلى زاهدا فيك راغب

حزن کی حد ہو گئی کہ میں نے دائم تجھے پکارا
جیسے میں بہت دور ہوں یا جیسے تُو غیاب میں ہو

میں نے خواہش کے بغیر تیرا فضل طلب کیا
میں کسی زاهد کو نہیں جانتا جس نے مجھ سے پہلے تجھے یوں چاہا

رأيتُ ربّی بعين قلبِ
فقلت من انت قال انت

فليس للأَين منك أَيْن
وليس أَينٌ بحيثُ انت

وليس للوهم منك وهمٌ
فيعلم الوهمُ اين انت

انت الذی حُزْتَ كل اين
بنحو لا اينَ فأين انت

[وفیفنائی فنا فنائی
وفی فنائی وُجِدْتَ انت]

میں نے اپنے رب کو دل کی آنکھ سے دیکھا
میں نے کہا: "تُو کون ہے؟" اُس نے کہا: "تُو"

تیرے لئے 'کہاں' کا سوال نہیں
کہ تیرے لئے 'کہاں' ہے کہاں؟

وھم میں گزر کہاں تیرا
کہ وھم یہ جان پائے تُو ہے کہاں

تُو وہ ہے کہ ہر جگہ کو گھیرے ہوئے ہے
اس طرح کہ تُو کہیں نہیں ہے—پھر تُو کہاں ہے؟

میری فنا میں، میری فنا کی فنا ہے
اور میری فنا میں تُو پایا گیا ہے

١ لیحبیبٌ ازور فی الخَلَواتِ
حاضرٌغائبٌ عن اللّحظاتِ

ماترانی اصغی الیه بسمع
کی أَعِی ما یقول من کلماتِ

کلمات من غیر شکل ولا نط م ـق(١)
ولامثل نغمةِ الأصواتِ

فکانّیمخاطب کنا ایّام ہُ(٢)
علی خاطری بذاتی لذاتی

٥ حاضرٌ غائبٌ قریبٌ بعیدٌ
وهو لم تحوهِ رسُوم الصِفاتِ

٦ هوأدنی من الضمیر الیالوهم
واخفی من لائح الخَطَراتِ

---

(١) فی دیوان الدکتور کامل= ولانَقْ[طِ]
(٢) فی دیوان الدکتور کامل= ایّا[ہُ]

میرا ایک محبوب ہے جسے خلوتوں میں ملتا ہوں
وہ حاضر ہے لیکن نظر سے غائب

تُو مجھے نہیں دیکھتا، اسی کی طرف کان لگاؤ
وہ جو کلمات کہتا ہے، انہیں سنو

کلمات — جو بغیر شکل و آواز کے ہیں
نہ نغمۂ اصوات کی مانند

جیسے میں کلام کرنے والے کے طور پر اس کے ساتھ ہوں
اپنی ذات میں، اس کی ذات کے ساتھ

حاضر اور غائب، قریب اور بعید
وہ جسے صفات کی حدود گھیر نہیں سکتیں

وہ ضمیر کی نسبت وھم سے قریب تر ہے
اور گزرتے خیالات سے بھی زیادہ چھپا ہوا

١ سِـرّ السرائرمَطْوىّ باثْبَـاتِ
فیجانب الأُفقِ من نور بِـطـيَّـاتِ

فكيف و الكيف معروفٌ بظاهره
فالغيب باطنه للذاتِ بالذاتِ

تَاهَ الخلائقُ فی عمياءَ مظلمةٍ
قصداً ولم يعرفوا غيرَ الاشاراتِ

بالظنّ والوهم نحوالحقّ مطلبهم
نحَوالهواء يناجون السمواتِ

٥ و الربّ بينهم فی كل منقلب
مُحِلَّ حالاتِـهم فی كل ساعاتِ

٦ وما خَـلَـوْا منه طرف العين لو علموا
وما خلا منهم فی كُلِ أوقاتِ

سرِّ نہاں، جو اثبات میں پوشیدہ ہے
افق کے کناروں پر، نُور کی لہروں میں

"کیسے" — جانا بوجھا "کیسے" — ظاہر میں
غیبِ باطن — ذات سے، ذات میں

خلق اندھے اندھیروں میں سرگرداں
متلاشی — صرف اشاروں سے آشنا

اپنے ظن اور وہم میں، حق کی طلب میں
محبت کی طلب میں، وہ آسمانوں کی طرف جاتے ہیں

ہر کایا پلٹ میں، ان کا رب ان کے درمیان
ہر گھڑی ان کے حالات کو بدلنے والا

اگر وہ جانتے کہ وہ کبھی انہیں نہیں چھوڑتا
وہ اسے آنکھ جھپکنے کی مہلت کے برابر بھی نہ چھوڑتے

١ فما لی بُعْدٌ بُعْدَ بُعْدِكَ بعدما
تَيقَّنْتُ انّ القرب والبعد واحد

وانّی وان أُهْجرتُ فَالهَجْرُ صاحبی
وكيف يصحّ الهجر والحُبّ واجد

٣ لك الحمد فی التوفيق فی محض خالص
لعبدٍ زكّیٍ ما لغيرك ساجد

تجھ سے فاصلے کے بعد، میرے لئے اور کوئی فاصلہ نہیں
مجھے یقین ہے کہ قرب اور بُعد ایک ہی ہیں

مجھے ہجرت کا سامنا ہے، لیکن یہ ہجرت پر کیف ہے
جب محبوب ڈھونڈ رہا ہو تو ہجرت کیسی پر کیف ہجرت!

حسبِ توفیق، تعریف تیرے لئے ہے
کہ عبدِ زکی تیرے بغیر کسی کو سجدہ نہیں کرتا

١ لا تلمنی فا للوم منّی بعید
وأجِرْ سیّدی فانّی وحیدْ

اِنّ فی الوعد وَعْدك الحق حقاً
اِنّ فی البدءِ بدء أمری شدیدْ

٣ مَن أراد الکتاب هذا خطابی
فاقرؤا واعلموا بأنّی شهید

الزام مت دو کہ الزام دینا مجھ سے بعید ہے
میرے مولا، میرے قریب رہ کہ میں تنہا ہوں

وعدوں میں وعدہ، تیرا ہی وعدہ سچا ہے
لیکن میرے معاملے کی شروعات کا آغاز مشکل تھا

جو لکھ رکھنا چاہیے، تو یہ میرا کہا ہے
پڑھو، اور جانو کہ میں گواہ ہوں

١ قد تصبّرتُ وهل يصـ
ـبـرُ قلبي عن فؤادي

مازجَتْ روحُك روحي
في دنوٍّ وبعادي

فأنا انت كما أنـ
ـك انّي و مرادي

انتم ملكتم فؤادي
فهِمتُ في كلّ وادِي

٥ دقّ على فؤادي
فقد عدمتُ رقادي

٦ أنا غريبٌ وحيدٌ
بكم يطول إنفرادي

میں نے صبر اختیار تو کیا لیکن
کیا میرے قلب کے لئے میرے فؤاد ہی سے صبر ممکن ہے

تیری روح میری روح سے مختلط ہوئی
قرب میں اور فاصلے میں
میں 'تو' ہوں اور جیسے 'تُو' میں
—— اور میری مراد

میرا دل تیری ملکیت میں تھا
میں نے ہر وادی میں یہ جانا

میرے دل پر اس نے دستک دی
میری نیند عنقا

میں اجنبی، تنہا
کب تک میری تنہائی چلے گی

١ حقيقةُ الحقِّ مُستَنِيرُ
صارخه بالنبا خبيرُ

٢ حقيقةُ الحقِّ قد تَجلّتْ
مَطْلب مَن رامها عسيرُ

حق کی حقیقت روشن ہوئی
جب وہ خبر دینے پر آمادہ ہوا

حق کی حقیقت کی تجلی آشکار ہوئی
مدعا— جس کی طلب ہے، مشکل ہے

١ أنت الْمَوَلَّهُ لی لا الذکر ولّهَنی
حاشا لقلبی أنْ یعلق به ذِکَری

٢ الذکر واسطةٌ تُخفِیك عن نظری
اذا توشَّحَهُ من خاطری فِکْری

تو مجھے اپنا دیوانہ بنا رہا ہے، ذکر نے ہوش نہیں اڑائے
حاشا کہ میرے دل سے ذکر اٹکا ہوا ہے

ذکر تو وسیلہ ہے جو تجھے میری نظر سے پوشیدہ کر دیتا ہے
جب میرے ذہن سے میرے افکار اسے گھیر لیں

مواجيدُ حَقٍ أوْجَدَ الحقُّ كُلَّها
وإنْ عجزَتْ عنْها فهوم الاكابر

وما الوجدُ إلاّ خطرةٌ ثم نظرةٌ
تُنَشِّي لهيباً بين تلك السرائر

إذا سكن الحقُّ السريرةَ ضُوعفتْ
ثلاثةَ أحوالٍ لأهل البصائر

فحالٌ تُبيدُ السرَّ عن كُنْهِ وجدِهِ
وتُحْضِرُهُ بالوجد في حال حائر (١)

وحالٌ به زُمَّت قوى السرّ فأنْثَنَتْ
إلى مَنْظَرٍ أفناه عن كُلّ ناظر

✳

(١) في ديوان الدكتور كامل = فحالٌ يُبيدُ السرَّ عن كُنْهِ وصفهِ
ويُحْضِرُهُ للوجد في حال حائر

مواجیدِ حق اسی حق کے پیدا کردہ ہیں
بڑے بڑوں کی سمجھ اس معاملے میں درماندہ رہ گئی

وجد کیا ہے؟ سوچ ہے، پھر 'نظر'
جو چھپے خیالات کے درمیان شعلہ بھڑکاتی ہے

جب حق تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے
اہلِ نظر کے لئے تین احوال میں عیاں ہوتا ہے

ایک حال، وجد کی آخری حد پر، خیال
وجد کے ساتھ اس کی موجودگی پراگندگی ہے

ایک حال، جب نفس کی باگ تھام لی جاتی ہے
ایک چہرے کی طرف مڑتے ہوئے جو نظر کو قید کر لیتا ہے

١ إذا بلغ الصبُ الكمال من الفتى
ويذهل عن وصل الحبيب من السُكرِ

٢ فيشهد صدقا حيث اشهد الهوى
بأنَ صلاة العاشقين من الكُفْرِ

١ إذا بلغ الصبُ الكمال من الهوى
وغاب عن المذكور فى سَطوةِ الذِكرِ

٢ فشاهدُ حقّاً حين يَشهَدهُ الهوى
بأنَ صلاة العاشقينَ من الكُفْرِ[1]

(١) اشعار فى ديوان الدكتور كامل

جب کمال محبت کسی جوانِ رعنا پر قبضہ کر لیتی ہے
وہ سُکر کی وجہ سے وصلِ حبیب کو بھول جاتا ہے

پھر وہ سچی شہادت دیتا ہے، محبت کی دلائی شہادت
کہ عاشقوں کی نماز تو انکار میں ہے

جب کامل محبت رحمدلی پر آمادہ ہو
ذکر کی طاقت میں مذکور بھول جاتا ہے

وہ حق کو جانتا ہے، جب محبت اس کی گواہ ہو
کہ عاشقوں کی نماز تو انکار میں ہے

١ عَقْدُ النبوّة مِصْباح من النور
مُعَلَّقُ الوَحی فی مشکاة تأمور

٢ باللّه یُنفَخُ نَفْخَ الروح فی جَلَدِی
بخاطری نَفْخَ اسرافیلَ فی الصُور

٣ إذا تجلّی لطوری ان یُکلّمنی
رأیتُ فی غَیْبَتی موسی علی الطور

نبوت کا عقد، نور کا چراغ
وحی کی زنجیر، روح کے طاق میں

خدا گواہ ہے، روح کی پھونک جلد میں جاری ہے
میری سوچ میں صورِ اسرافیل ہے

جب وہ میرے حال میں تجلی فرماتا ہے، میرے ساتھ کلام کرتا ہے
میں اپنے غیب میں موسٰی کو طُور پر دیکھتا ہوں

١ لأنوار نور الدين فی الخلق أنوارٌ
وللسرّ فی سرّ المسرّین السرار

٢ وللكون فی الاكوان كون مُكوّن
يكنُّ له قلبی ويُـهدی ويختار

٣ تأمّلْ بعين العقل ما أنا واصفٌ
فللعقل اسماع وُعاةٌ وأبصار

دین کے نُور کی روشنی کے لئے خلق کے اندر روشنی ہے
اور سرِ نہاں کے لئے، روحوں کی پرداز گہرائیوں میں راز

اور وجود کے لئے، دوسرے وجودوں میں ایک وجود تکوین گر
میرا قلب اسی کا ہے، جو ہدایت دیتا ہے اور مختار ہے

جو میں کہتا ہوں، اس پر عقل کی آنکھ سے غور کرو
کہ عقل سماعت اور بصارت رکھتی ہے

١ سكنتَ قلبي وفيه منك اسرار
فليهنك الدار بلْ فيهنكَ الجارُ

٢ ما فيه غيرُك من سرٍ علِمْت به
فانظُرْ بعينك هل في الدار ديّار

٣ وليلةُ الهجر إنْ طالتْ وان قَصُرَت
فمؤنسي أملٌ فيه وتذكارُ

٤ اني لراض بما يرضيك من تلفي
يا قاتلي ولما تختار أختار

میرے قلب میں تُو رہتا ہے اور تیرے اسرار
یہ گھر تجھے خوش آمدید کہتا ہے، بلکہ اُسے جسے اس میں پاتا ہے

اس میں کوئی راز نہیں، سوائے تیرے — کوئی نہیں، جس کا مجھے علم ہو
دیکھ، بغور دیکھ، کیا اس گھر میں کوئی اور ہے؟

ہجر کی رات، خواہ لمبی ہو، خواہ چھوٹی
اس میں، میرے مونس، تیری ہی امید اور یاد

اگر میری تباہی میں تیری رضا ہے تو میں اس پر راضی ہوں
کہ جو بھی تیرا انتخاب ہے، اے مجھے فنا کرنے والے، وہی میرا انتخاب ہے

١ الحُبُّ ما دام مكتوما على خطر
وغاية الأمْنِ ان تدنو من الحَذَرِ

٢ واطيب لحبٍّ ما نمّ الحديث به
كالنارِ لا تأْت نفعا وهى فى الحجر

٣ من بَعدِ ما حضر السحاب واجتمعا
الاعوانُ وامتطّ اسمى صاحب الخَبَر

٤ أرجُو لنفسى برآء من محبّتكم
إذا تبرّاتُ من سَمْعى ومن بصرى

محبت جب تک پوشیدہ رہے، خطرے میں ہے
انتہائے امن یہ ہے کہ تم جس سے خوفزدہ ہو، اس کے قریب چلے جاؤ

پاک ترین محبت جس کا ذکر ہوتا ہے
اس بے فائدہ شعلے کی طرح ہے جو پتھر میں ہوتا ہے

جب بادل آ گئے اور احباب جمع ہو گئے
قصہ گو میرے نام کو تباہ کر دیتا ہے

میں امید کرتا ہوں کہ تیری محبت سے جانبر ہو جاؤں گا
اگر اس کا علاج میری سماعت و نظر میں ہو

١ غِبْتَ وما غبتَ عن ضميری
فما زجتُ(١) صرتَ فرحتی و سُروری

٢ وانفصل الفصل بافتراق(٢)
فصا فی غَیْبَتِی حُضوری

٣ فأنتَ فی سرّ غَیْبِ هَمّی
أخفی من الوهم فی ضميری

٤ تُؤنِسنی بالنهار حقًا
وأنت عند الدُجَی سميری

---

(١) ماسينيون- وصرت
(٢) فی ديوان الدكتور كامل واتّصل الوصلُ بافتراق

تو چلا گیا لیکن میرے باطن میں سے نہ گیا
اور تُو بن گیا میری راحت اور سرور

فراق میں علیحدگی علیحدہ ہو گئی
اور غیاب میں میری حضوری ہو گئی

تو ہی میرے سرِغیب میں میری تمنا تھا
میرے ضمیر میں میرے وہم سے بھی زیادہ نہاں

تو دن میں میرا حقیقی دوست تھا
اور تو ہی اندھیرے میں میرا متکلم ساتھی ہے

١ يا شمسُ يا بدرُ يا نهارُ
أنت لنا جَنَّةٌ ونارُ

٢ تَجنُّبُ الاثم فيكَ إثمٌ
وخاصّيةُ(١) العارِ فيك عارُ

٣ يَخْلَعُ فيك العِذارَ قومٌ
وكيف من لا له عِذارُ

✻

(١) فى ديوان الدكتور كامل = وخيفةُ

اے سورج، چاند، اے دن
ہمارے لئے تو ہی جنت ہے تو ہی جہنم

تیرے لئے گناہ چھوڑنا گناہ ہے
تجھ سے عار ـــــ عار ہے

تیرے لئے لوگ ہر عذر چھوڑ دیتے ہیں
لیکن وہ جس کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہو؟

١ أحْرُفٌ أربع بها هام قلبي
وتلاشت بها همومي و فكري

٢ ألِفٌ تألفُ الخلائقَ بالصنع
ولامٌ على الملامة تجري

٣ ثمّ لامٌ زيادة في المعاني
ثمّ هاءٌ أهيمُ بها أتدري[1]

❋

(١) في ديوان الدكتور كامل - وأوري

چار حروف — جن کے لئے میرا دل بیقرار
اور ان سے میری خواہش اور فکر آزردہ

الف — جو خلق کو عمل پر رواں کرتا ہے
اور لام — جو ملامت کی طرف رواں ہے

پھر لام — جو میرے مطلب کو بڑھاتا ہے
پھر ہا — جو مجھے محبت پر اکساتی ہے اور سمجھنے پر

١ جحودی فیك تقدیس
وعقلی فیك تهویسُ

٢ وما آدم الاّك
ومن فی البین ابلیس

١ جنونی لك تقدیس
وظنّی فیك تهویس

وقد حیّرنی حبٌ
وطـرفٌ فیه تقویس

وقد دلّ دلیل للحُبّ
ان القرب تلبیس

٤ فمن آدم الاّك
ومن فی البین ابلیس

میرا انکار تیری تقدیس ہے
اور عقل کے ذریعے تجھے جاننا دیوانگی

آدم تیرے سوا اور کوئی نہیں
اور بیچ میں جو کوئی آئے وہی ابلیس

میرا جنون تیرے لئے تقدیس
تیرے بارے میں میرا گمان ہوس

محبوب مجھے حیران کرتا ہے
جب اس کی آنکھ قوس بناتی ہے

محبوب کی دلیل راہ دکھاتی ہے
کہ قربت آسان ہو جائے

آدم تیرے سوا اور کوئی نہیں
اور بیچ میں جو آئے وہی ابلیس

١ حويتُ بكلّي كُل حُبّك يا قُدسي
تكا شغنى حتّى كأنّك فى نفسى

أقلّب قلبى في سواك فلا أرى
سوى وحشتى منه ومنك به أُنْسى

٣ فها انا فى حبس للحياة مجمَّع
من الإنس فاقبضْنى اليك من الحُبس

اے ذاتِ پاکیزہ، میں نے اپنی کل میں تیری محبت کو جگہ دی
تو نے خود کو ظاہر کیا، حتٰی کہ تُو مجھ میں آ گیا

میرا قلب سرگرداں رہا لیکن میں نے دیکھی
صرف اپنی وحشت، تیرا اُنس

میں ہجوم سے پُر زندگی کی قید میں ہوں
مجھے اس قیدگاہ سے اپنی طرف نکال

والله ما طلعت شمسٌ ولا غربَتْ
الاّ وحبك مقرونٌ بأنفاسی

ولا خلوت الی قوم احدّثهم
الاّ وانت حدیثی بین جلاسی

ولا ذکرتك محزونا ولا فرحا
الاّ وانت بقلبی بین وسواسی

ولا هممت بشرب الماء من عطش
الاّ رایتُ خیالا منك فی الكأس

ولوقدرتُ علی الإتیان جئتكم
سعیا علی الوجه لومشیا علی الراس

قسم اللہ کی، سورج نکلا، نہ غروب ہوا
سوائے اس کے کہ میری ہر سانس تیری محبت سے معمور رہی

احباب سے میں نے تنہا کلام نہیں کیا
لیکن تُو — جب میں ان کے درمیان بیٹھتا ہوں — میرا موضوع ہے

نہ میں نے فرحت وحزن میں تیرے بارے میں سوچا
سوائے اس کے جو تو نے میرے دل میں سرگوشی کی

نہ ہی میں نے پیاس میں پانی پینے کی خواہش کی
سوائے اس کے جب میں نے کاسے میں تیرا عکس دیکھا

اگر میری قدرت میں ہو تو میں
تیری طرف منہ اور سر کے بل دوڑتا ہوا آؤں

[ویا فتی الحَی ان غنَیب لی طربا
فغنَنی و اسفا من قلبك القاسی

ما لی وللناس کم یلحوننی سفها
دینی لنفسی ودینُ الناس للناس]

اے قبیلے کے ہونہار، اگر تو نغمہ سرا ہونا چاہتا ہے
تو دکھ میں لبریز اپنے قلب کے بارے میں نغمہ سرا ہو

لوگ جو میرا ٹھٹھہ اڑاتے ہیں، ان کی میرے لئے کیا حیثیت
میرے لئے میری راہ اور لوگوں کے لئے ان کی

ڈاکٹر کامل نے ان اشعار کو حلاج سے
منسوب کلام میں شامل کیا ہے

١ يانسیم الريح قولی للرشا:
لم یزدنی الورد الاّ عطشا

لی حبیبٌ حُبُّه وسط الحشا
لویشا یمشی علی خدّی مشا

٣ روحه روحی وروحی روحه
ان یشا شئتُ وان شئتُ یشا

اے بادِنسیم، جا اور اسے بتا:
پانی محض میری پیاس بھڑکاتا ہے

میرا حبیب جس کی محبت میرے دل میں ہے
اسے آنے دو، اور جب وہ چاہے، چلتے چلتے میرے رخسار کو چھو دے

اُس کی روح میری روح ہے اور میری روح اُس کی
وہ چاہتا ہے جو میں چاہتا ہوں — اور میں، جو وہ چاہتا ہے

١ عجبْتُ لكلّی کیف یحمله بعضی
ومن ثِقْلِ بعضی لیس تحملنی أرضی

٢ لئن کان فی بَسْطٍ من الأَرض مضجعٌ
فبعضی[١] علی بَسْطٍ من الارض[٢] فی قبضی

(١) فی دیوان الدکتور کامل = فقلبی

(٢) فی دیوان الدکتور کامل = من الخلق

میں اپنے کُل پر حیران ہوتا ہوں
کہ یہ میرا جزو اسے کیسے سنبھالے ہوئے ہے
میرے جزو کا وزن زمین بھی نہیں اٹھا سکتی

اگر یہ زمین کی سطح پر بکھیرا جائے تو
میرا بکھرا ہوا جزو زمین پر میرے قبضے میں ہو گا

١ ما زلتُ أطفو فى بحار الهوى
يرفعنى المَوْجُ وأنحطُّ

فتارةً يرفعنى مَوْجُها
وتارة اهوى وانغطُّ

حتى اذا صيَّرنى فى الهوى
الى مكان ماله شطُّ

ناديتُ يا من لم أبح باسمهِ
ولم أخُنْهُ فى الهوى قطُّ

٥ تقيك نفسى السُوء من حاكم
ماكان هذا بيننا شرطُّ

میں نے محبت کے سمندر میں تیرنا نہ چھوڑا
موج مجھے اوپر اٹھاتی ہے اور نیچے لے آتی ہے

بعض اوقات موجوں نے مجھے اوپر اٹھایا
بسا اوقات میں نے غوطہ لگایا اور دور تک نکل گیا

تاوقتیکہ یہ محبت مجھے ایک ایسے مقام پر لے آئی
جس کا کوئی کنارہ نہ تھا

میں نے پکارا: اے تُو جسے میں نام سے نہیں جانتا
لیکن جسے ہوائے نفس میں کبھی الزام نہ دوں گا

میرا نفس تجھ سے بطور حاکم احتراز کرتا ہے
یہ ہمارے معاہدے میں نہ تھا

١ مكانُك من قلبى هو القلب كلّه

فليس لخلقٍ فى مكانك موضع

٢ وحَطَّتْك روحى بين جلدى واعظامى

فكيف ترانى ان فقدتك اصنع

تیری جگہ میرے قلب میں ہے، وہ قلب جو سارا اسی کا ہے

تیری جگہ میں خلق کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں

میری روح تجھے میری ہڈیوں اور جلد کی درمیان رکھتی ہے

اگر میں نے تجھے کھو دیا، تو تُو مجھے کہاں ڈھونڈے گا؟

١ اذا ذكرتك كاد الشوق يقلقني
وغفلتي عنك احزانٌ وأوجاعُ

٢ وصار كلّي قلوبا فيك داعية
للسُقم فيها وللآلام إسراعُ

جب تجھے یاد کرتا ہوں تو شوق مضطرب کرنے لگتا ہے
جب تجھ سے غفلت ہو جاتی ہے، تو درد و غم آن لیتا ہے

میرا سارا وجود دل ہی دل بن گیا ہے، جو تیری طرف بلاتا ہے
بیماری اور آلام تیزی سے دامن میں جاگزین ہوتے ہیں

١ صَيَّرنی الحقُّ بالحقيقهْ
بالعهد والعقد والوثيقهْ

٢ شَاهَدَ سرّی بلا ضميری
هذاك سرّی وذا الطريقهْ

حق مجھے حقیقت کے قریب لے آیا
ایک عہد، ایک عقد اور وثیقے کے ساتھ

اس نے مشاہدہ کیا میرے سرّ کا، میرے ضمیر کے بغیر
سو یہ ہے میرا راز — اور طریقہ

١ خصّنی[1] واحدی بتوحید صدْق
ما الیه من المسالك طُرْقُ

فأنا الحقُ والحقُ للحقَ حقٌ[2]
لاَبسٌ ذَاتـهُ فما ثمَ فَرْقُ

٣ قد تَجلّتْ طوالعٌ زاهراتٌ
یتشعشعنَ فی لوامع بَرْقُ

---

(١) ماسینیون وحدنی
(٢) ماسینیون انا الحق . . .

یکسو کر دیا مجھے اس (ذاتِ) واحد نے سچی توحید کے ذریعے
سالک کے لئے اس تک پہنچنے کا اور کوئی راستہ نہیں

میں حق ہوں اور حق، حق کے ساتھ حق ہے
اس کی ذات سے منسلک ہونے کے بعد فراق ممکن نہیں

روشن ستارہ ظاہر ہو گیا
جیسے بجلی کی چمکیلی لہریں

١ ركوبُ الحقيقةِ للحقّ حقٌ
ومعنى العبارةِ فيه تدقّ

٢ ركبْتُ الوجودَ بعين الوجودِ
وقلبي على قسوة لا يرقّ

حقیقت کو حق کے ساتھ منسلک کرنا حق ہے
اور اس عبارت کا مطلب مشکل ہے

میں نے وجود پر سواری عینِ وجود سے کی
اور سختی میں میرا قلب نرم نہیں پڑا

١ جُبلَت روحك فى روحى كما
تجبل العنبر بالمسك الفتِقْ

٢ فاذا مسّك شیءٌ مسّنی
فإذا أنت أنا لا نفترقْ

تیری روح میری روح کے ساتھ مل گئی
جیسے عنبر مشک کے ساتھ ملتا ہے

جب تجھے کوئی شے چھوتی ہے، مجھے بھی چھوتی ہے
پھر تو 'میں' ہوں اور ہم میں کوئی فراق نہیں

١ ركوبُ الحقيقةِ للحقَ حقُ
ومعنى العبارةِ فيه تدقَ

٢ رَكِبْتُ الوجودَ بعين الوجودِ
وقلبى على قسوة لا يَرقَ

حقیقت کو حق کے ساتھ منسلک کرنا حق ہے
اور اس عبارت کا مطلب مشکل ہے

میں نے وجود پر سواری عینِ وجود سے کی
اور سختی میں میرا قلب نرم نہیں پڑا

١ جُبلَت روحك فی روحی كما
تجبل العنبر بالمسك الفتق

٢ فاذا مسك شیءٌ مسّنی
فاذا أنت أنا لا نفترق

تیری روح میری روح کے ساتھ مل گئی
جیسے عنبر مشک کے ساتھ ملتا ہے

جب تجھے کوئی شے چھوتی ہے، مجھے بھی چھوتی ہے
پھر تو 'میں' ہوں اور ہم میں کوئی فراق نہیں

١ دَخَلْتُ بنا سوتى لديك على الخَلق
ولولاك لاهوتى خَرجْتُ من الصِدْقِ

فإنّ لسانَ العلم للنُطْق والهُدَى
وانّ لسان الغيب جلّ عن النطق

ظهرتَ لقوم[١] والتبست لفتية
فتاهوا وضلّوا واحتجبتَ عن الخلق

٤ فتظهرُ للألباب فى الغرب تارة
وَطوراً على الألباب تغرب فى الشرق .

(١) فى ديوان الدكتور كامل لخلق

میں نے خلق کو تیری ناسوتی حقیقت سے متعارف کروایا
تیری لاہوتی حقیقت کے لئے میں سچ کو قربان کر دوں

علم کی زبان کلام اور ہدایت کے لئے ہے
لیکن غیب کی زبان کو کلام کی حاجت نہیں

بعض کے لئے تو ظاہر ہوا اور بعض کے لئے چھپا رہا
جب تو خلق سے پوشیدہ ہوا، وہ گمراہ ہوگئی، فنا ہو گئی

کبھی تو مغرب کی آغوش میں ظاہر ہوا
اور مشرق کی آغوش میں غروب ہوا

١ فيكَ معنى يدعو النفوسَ اليك
ودليل يدلّ منك عليك

٢ لِيَ قلبٌ له اليك عيونٌ
ناظراتٌ وكلّه فى يَديْك

معنی تجھ سے ہیں جو نفوس کو اپنی طرف بلاتے ہیں
دلیل — جو تجھے تجھ سے ثابت کرتی ہے

میرے قلب کی آنکھیں تیرے دیکھنے کے لئے
اور میری نظر اور سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے

١ هَمي به ولَـهٌ عليك
يا من اشارتُنا اِليك

٢ روحان ضَمَّـهُما الـهَوَى فى
مِذحَتِك وفى لـديك

اس کے لئے میرا مدعا، میرا شوق ہے
ہم تیری ہی طرف راغب ہیں

دو روحیں جنہیں محبت
تیری تعریف اور موجودگی میں ہم آہنگ کرتی ہے

دُنْیَا تُخَادِعنِی کانّی
لستُ اعرف حالـها

ذمّ الِالٰہُ حرامها
وانا اجتـنـبـت حلالـها

مدّتْ الـیّ بمیـنها
فردتُها وشمالـها

ورایتُـها محتـاجـة
فـوهـبـتُ جـمـلـتـها لـها

ومتی عرفتُ وصالـها
حتّی اخاف ملالـها

دنیا مجھے دھوکہ دیتی ہے گویا میں
اس کے حال سے ناواقف ہوں

اللہ نے اس کی حرام چیزوں کو برا کہا
میں نے اس کی حلال چیزوں سے بھی اجتناب کیا

اس نے میرے لئے اپنے دایاں ہاتھ بڑھایا
اور بایاں —— میں نے انہیں رد کر دیا

میں نے اسے محتاجی کی حالت میں پایا
اور اس کا کل حسن اسے لوٹا دیا

جب میں نے اس کی گرفت کو پہچانا
اس کے ملال سے خوف کھایا

١ عليك يا نفسُ بالتسلّي
العزّ بالزُهدِ والتخلّي

عليك بالطلْعة الّتی
مشكَاتُها الكَشفُ والتجلّی

٣ قد قام بعضی ببعض بعضی
وهام كلّی بکلّ کلّی

اے میرے نفس، تیرے لئے صبر کرنا ضروری ہے
عزت، زهد اور خلوت سے ہوتی ہے

تیرے لئے وہ ستارہ
جس کے جھروکے میں کشف اور تجلی

میرا جزو، میرے جزو کے ساتھ رہا
میرا کل میرے کل کے لئے بیقرار رہا

١ مَزجتْ روحَك فی روحی کما
تُمزج الخمرةُ بالماء الزلال

٢ فاذا مسّك شیءٌ مسّنی
فاذا أنت أنا فی کلّ حال

تیری روح میری روح کے ساتھ مختلط ہو رہی ہے
جیسے شراب آبِ زلال کے ساتھ مل رہی ہو

اور جب تجھے کچھ چھوتا ہے، مجھے چھوتا ہے
اب ''تُو'' ہر حال میں ''میں'' ہوں

١ نعم الإعانةُ رمزٌ في خفا لُطُف
في بارق لاح فيها من خَلى خَللهُ

والحال يرمقني طورا وأرْمُقُهُ
ان شا يغشي[1] على الاخوان من قُللهُ

حالٌ اليه رأى به فيه بهمّته
عن فيض بحر من التمويه من مللهُ

٤ فالكلّ يشهده كلاً واشهده
مع الحقيقة لا بالشخص من طللهُ

---

(١) في ديوان الدكتور كامل فيغشي

اعانت کی نعمت ایک لطیف اور مخفی رمز ہے
جو اچانک کپڑوں کی تہوں میں چمکتی ہے

اب وہ مجھے دیکھتا ہے اور میں اسے
جب وہ چاہتا ہے، چوٹیوں کو بھائیوں سے چھپا دیتا ہے

کبھی وہ اپنی ہمت سے اس کی طرف دیکھتا ہے
جیسے بحرِ فیض جو مختلف ملتوں اور عقیدوں سے بہہ رہا ہو

سب نے اس کی شہادت دی اور میں نے
اس کی حقیقت کی شہادت دی — نہ کہ ظاہری نشانات کی

١ ثلاثةُ أحْرُفٍ لا عُجْمَ فيها
ومعجومانِ وانقطع الكلامْ

فمعجومٌ يشاكل واجديهِ
ومتروكٌ يُصَدِّقُهُ الأنامْ

٣ وباقي الحَرْفِ مرموزٌ مُعمَّى
فلا سفْرٌ ينال[1] ولا مقام

(١) في ديوان الدكتور كامل = هناك

تین حروف ـــــ جن کے ہجے ممکن نہیں
اور پھر دو ـــــ اور کلام منقطع ہو جاتا ہے

ایک نے اس کے سالک کے لئے اشکال واضح کیں
اور دوسرے نے اثبات سے اس کی تصدیق کی

باقی حروف ناقابل حل معمّے ہیں
جنہیں کوئی سفر اور مقام حل نہیں کر سکتا

١ تـفكَـرتُ فى الاديان جدَ تـحـقَق
فـألـفـيتـهـا أصلا له شـعـبا جـمَا

فلا تـطْـلُـبَنْ للمرء دينـا فـانـه
يُـصدُ عن الاصل الوثيق وإنـمَا

٣ يطالبه اصلٌ يـعـبَـر عنده
جميعُ المعالى والمعانى فَـيَـفْـهَـمَـا

میں نے ادیان کے بارے میں گہرے تفکر میں تحقیق کی
اور انہیں کئی شاخوں والی جڑوں کی طرح پایا

کسی سے اس کے دین کے بارے میں مت پوچھو
[ایسا کرنا] اسے جڑ سے جدا کر دیتا ہے

اصل اسے ڈھونڈ لے گا
جیسے جیسے معنی آشکار ہوں گے، وہ جان لے گا

١ يا لائمی فی هواه کم تلوم فَلَوْ
عرَفْتَ منه الذی عنیت لم تَلمِ

للناس حجّ ولی حجّ الی سکنی
تُهْدَی الاضاحی وأُهدِی مُهْجَتِی ودَمِی

٣ تطوف بالبیت قومٌ لا بجارحةٍ
باللّهِ طافوا فاغنا هم عن الحَرَمِ

اے محبت کو الزام دینے والے، تو اکثر الزام دیتا ہے
اگر تجھے اس سختی کا عرفان ہوتا، تو تُو الزام نہ دیتا

لوگوں کے لئے (کعبہ کا) حج ہے، میرے لئے اس کے ساکن کا حج
وہ گوشت کی قربانی دیتے ہیں: میں خونِ دل کا ہدیہ پیش کرتا ہوں

لوگ زخموں کے بغیر اس گھر کا صواف کرتے ہیں
بخدا وہ طواف کرتے ہیں لیکن حرم کا نہیں

١ بدالك سرٌ طال عنك اكتتامه
ولاح صباحٌ كنت انت ظلامه

٢ وأنت حجاب القلب عن سرّ غيبه
ولولاك لم يطبع عليه ختامه

ایک راز تجھ پر ظاہر ہو گیا جو طویل مدت سے پنہاں تھا
صبح آشکار ہو گئی، تو اس کی تاریکی تھا

اس کے سِرّ غیب کو دل سے مستور رکھنے والا تو خود
اگر تُو نہ ہوتا تو اس پر اس کی مہر ہی نہ لگتی

ڈاکٹر کامل نے ان اشعار کو حلاج سے منسوب کلام میں شامل کیا ہے

١ هيكلی الجسم نوری الصميم
صَمَدی الروح ديّان عليم

٢ عاد بالروح الی أربابها
فبقی الهيكلُ فی التُرْبِ رميم

جسم ایک ہیکل، میرا نور اس کا مرکز
روح ابدی ہے، علیم ہے

روح اپنے ارباب کی روح سے مل جاتی ہے
ہیکل بھربھراتی ہڈیوں میں رہ جاتا ہے

١ قلبك شيء وفيه منك اسمآءُ
لا النور يدرى به كلاً ولا الظُلَمُ

ونور وجهك سرّ حين أشهدهُ
هذا هو الجود والإحسان والكرمُ

٣ فخُذْ حديثى جبّى أنت تعلمه
لا اللوحُ يعلمه حقاً ولا القَلَمُ

تیرا قلب ایک شے ہے جس میں تیرے اسم
نور ہیں نہ تاریکی جن سے پہچان ممکن ہو

تیرے چہرے کا نور ایک راز ہے، جس کا میں شاہد ہوں
یہ تیرا کرم ، احسان اور بھلائی ہے

میرے قصے کو جان، جیسے تو اسے جانتا ہے
کہ حقیقت میں اسے لوح جانتی ہے نہ قلم

آهِ انا أم انتَ؟ هذيْن إلـهيْن
حاشاى حاشاى من إثبات اثنـيْن(١).

هـويةٌ لك فى لاينـتى ابدا
كلّى على الكلّ تلبيسٌ بوجْهيْن

فأيْن ذاتك عنّى حيث كنت ارى
فقد تـبيّن ذاتى حيث لا اين

وأيْن وجْـهك مقصود بناظرتى
فى ناظر القلب أم فى ناظر العين

بيْـنى وبيْـنك أنّىَ يُزاحمُنى(٢)
فارفعْ بأنّك أنّىَ من البين

✳

(١) فى ديوان الدكتور كامل   أ أنت أم أنا هذافى الهين؟
حاشاك حاشاك من اثبات اثنين

(٢) فى ديوان الدكتور كامل   ينازعنى

آہ! یہ میں ہوں کہ تو؟ یہ دو خدا
خبردار! خبردار! دو یقینوں کے اثبات سے خبردار رہو

تیرا وجود میرے "لاوجود" میں ظاہر ہوتا ہے
میرا کُل — تمام کُل — دوہرا التباس

تیری ذات کہاں ہے، میری کہاں، کہ میں اسے دیکھوں
میری ذات کہیں نہیں ہے — جیسا کہ پہلے ہی ظاہر ہے

تیرا چہرہ کہاں ہے جسے میں اپنی نظر سے دیکھ سکوں
میرے دل کی آنکھ میں کہ آنکھ کی نظر میں

تیرے اور میرے درمیان میری "میں ہوں" —جو دکھ دیتی ہے
سو ہم دونوں کے درمیان سے، اپنی ہستی کے ذریعے،
میری "میں ہوں" کو ہٹا دے

١ ألا أبلغْ احبّـانی بأنّی
ركبتُ البحر وانكسر السفينةُ

٢ على دين الصليب يكون موتی
ولا البطحا أُريد ولا المدينةُ

میرے چاہنے والے کو بتا دو کہ میں نے
تباہ ہو کر ایک سمندر عبور کیا ہے

میری موت صلیب کی راہ سے تھی
وادئ مکہ یا مدینہ میں نہیں

١ أنا من أهوى ومَن أهوى أنا
نحن روحان حَلَلْنا بدنا

٢ فإذا ابصرتَني أبصرتهُ
واذا أبصرته أبصرتنا

میں وہ بن گیا ہوں جسے میں چاہتا ہوں اور
جسے میں چاہتا ہوں وہ میں بن گیا ہے
ہم دو روحیں جو ایک بدن میں رہتی ہیں

جب تم مجھے دیکھتے ہو ، اسے دیکھتے ہو
اور جب تم اسے دیکھتے ہو ، ہمیں دیکھتے ہو

يا غا فلا لجهالةِ عن شانی
هلاَ عرفتَ حقیقتی وبیانی

أعبادة لِلّهِ ستَة أحْرُف
مِن بینها حرفانِ معجومان

حرفان أصلَی وآخر شكْلُـهُ
فی العجْمِ منسوب الی ایمانی

فاذا بدا رأس الحروف أمامها
حرفٌ یقوم مقام حرف ثان

أبصرتنی بمكان موسی قائما
فی النور فوق الطوُر حین ترانی

اے جہالت میں میرے حال سے غافل
کیا تو میری حقیقت اور حال کو جانتا ہے

چھ حروف جو اللہ کے غلام ہیں
ان میں دو جن کے ہجے

دو حروفِ اصلی اور ایک اعراب والا
میرے ایمان کے ہجوں سے منسوب

جب پہلا حرف ظاہر ہوتا ہے
دوسرے مقام پر ایک حرف آ کھڑا ہوتا ہے

تو مجھے موسیٰ کی جگہ پر دیکھے گا، اگر تو دیکھے
نُور میں شرابور، طُور کے اوپر

١ خاطَبنِي الحقَ من جناني

فكان علمي على لساني

٢ قرّبني منه بعْدَ بُعْدٍ

وخصّني اللّهُ واصطفاني

حق نے میرے دل سے میرے ساتھ کلام کیا

میرا علم میری زبان پر تھا

بُعد کے بعد وہ قریب آیا

اللہ نے مجھے چُنا، ممتاز کیا

١ [كذا] آجتباني وأدناني وشـرّفني
والكلّ بالكل أوصاني وعـرّفني

٢ لم يبـْق في القلب والأحشاء جارحةٌ
إلاّ وأعْرفه فيها ويعرفني

اس نے اجتناب کیا، پھر قریب آیا، پھر شرف بخشا
سب کچھ اس کی عطا، اس نے تمام اوصاف کا عرفان بخشا

میرے سینے اور قلب میں کوئی ایسا زخم باقی نہ رہا
جس میں میَں نے اسے نہ پایا اور اس نے مجھے نہ پہچانا

١ أنت بين الشَغاف والقلب تجرى
مثل جرْى الدموع من أجفانى

وتَحِلُّ الضمير جوفَ فؤادى
كحلول الأرواح فى الأبدان

ليس من ساكن تَحَرَّك الاّ
أنت حَرَكْتَهُ خَفِىَّ المكان

٤ يا هلالا بدا لاربعَ عَشْر
لثمان[1] واربع واثنان

(١) فى ديوان الدكتور كامل فثمان

تُو قلب اور اس کے غلاف کے درمیان سے
یوں نکل جاتا ہے جیسے آنسو پلکوں سے

اور تُو میرے قلب کے اندر، میرے ضمیر میں سرایت کرچکا ہے
جیسے ارواح جسموں میں سرایت کرتی ہیں

آہ! کوئی ساکن تیرے بغیر حرکت نہیں کرتا
تُو اسے ایک مخفی مقام سے حرکت دیتا ہے

ہلال، جو چودویں کی رات ابھرتا ہے
[ویسے ہی] جیسے آٹھویں، چوتھی اور دوسری [رات] کو

١ حَمَّلْتَ بالقلب ما لا يحمل البَدَنُ
والقلب يحمل ما لا تحمل البُدُنُ

٢ يا ليتني كنتُ أدنى من يلوذبكم
عيناً لانظركم ام ليتني أُذُنُ

تو نے قلب میں وہ سہا جسے جسم نے نہیں سہا
اور قلب نے وہ سہا، جسے تو نے جسم میں نہیں سہا

کاش میں تیری پناہ میں مقربین میں سے ہوتا
جیسے تجھے دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان

١ بيانُ بيان الحقَ أنت بيانُهُ
وكل بيان أنت منه لسانهُ

أشرتُ الى حقٍ بحق وكلُ من
أشار الى حقٍ فانْتَ أمانهُ

تُشيرُ بحقٍ الحقَ والحقُ ناطقٌ
وكلُ لسان قدأتاك أوانهُ

٤ اذا كان نعتُ الحقَ للحقَ بيّنا
فما بالُهُ فى الناس يخفى مكانهُ

حق واضح طور پر ظاہر ہو گیا، تو اس کی دلیل ہے
ہر دلیل کی زبان تُو ہے

میں نے حق کی طرف حق سے اشارہ کیا اور جو بھی
حق کی طرف اشارہ کرتا ہے، یقین رکھتا ہے

حق، حق سے ظاہر ہوتا ہے اور حق کلام کرتا ہے
ہر زبان سے، جیسے جیسے اس کا موسم آتا ہے

اگر حق کی صفت اس کی وضاحت کرتی ہے تو
اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس کا مقام لوگوں سے مخفی ہے

١ رقيبان منَّى شاهدان لحُبِّه
واثنان منَّى شاهدان تراني

فما جال في سرَّي لغيرك خاطرٌ
ولا قال الاَّ في هواك لساني

فانْ رُمْتُ شرقا أنت في الشرق شرقهُ
وان رُمْتُ غربا انت نُصْبُ عياني

وانْ رُمْتُ فوقا انت في الفوق فوقه
وانْ رُمْتُ تحتا أنت كُلُّ مكان

٥ وأنت محلَّ الكل بل لا محلُّهُ
وأنت بكل الكُلَّ ليس بفان

٦ فقلبي وروحي والضمير وخاطري
وترداد أنفاسي وعقد جناني(١)

---

(١) في ديوان الدكتور كامل لساني

میرے دو رقیب، اس کے لئے میرے دو گواہ ہیں
اور میرے دو گواہ جو تو مجھ میں دیکھتا ہے

میری سوچ غیر کی طرف خفیہ طور پر بھی منعطف نہیں ہوتی
اور میری زبان صرف تیری محبت کا ورد کرتی ہے

اگر میں مشرق کی طرف جاؤں تو تُو مشرق کا مشرق ہے
اور اگر میں مغرب کی طرف جاؤں تو تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے

اگر میں چڑھائی چڑھوں تو تُو میری چڑھائی کے سامنے ہوتا ہے
اگر میں نیچے اتروں تو تُو ہر طرف ہوتا ہے

تُو ہر ایک کا مسکن ہے، نہیں، اُس کا نہیں
تو فنا ہوئے بغیر، ہر اصل کی اصل ہے

اے میری روح، میرے قلب، میرے ضمیر اور سوچ
سانس کی واپسی، اور دل کے عقد

ارجعْ الى اللـه انَ الغاية اللـهُ
فلا أله إذا بالـغتَ الاَ هو

وانّه لَمَع الخلق الذين لهم
فى الميم والعين والـتـقـديـس معناه

معناه فى شَـفَـتى منْ حلّ معتـقـدا
عن الـتـهجّى الى خلق له فاهوا

فانْ تـشـكَ فدبِّرْ قول صاحبكم
حتّى يقول بنفْى الشكّ هذا هو

فالميم يفتح أعلاه وأسفله
والعين بفتح أقصاه وادناه

اللہ کی طرف مراجعت کرو، کہ اللہ ہی تمنا کی غایت ہے
اللہ کے سوا ہر منزل اس کے بغیر ہے

وہ خلق کا نُور ہے جو
'م'، 'ع' اور تقدیس میں معنی رکھتا ہے

میری زبان سے اس کے معنی کا بیان
اس کی اصلیت کے بارے میں، اپنے ادراک کی کم مائیگی کا بیان ہے

اگر تو شک کرتا ہے تو اپنے ساتھی کے کلام پر توجہ دو
جو شک سے منع کرتا ہے — یہ وہ ہے

'م' اس کی گہرائی کی اور بلندی کی طرف کھلتی ہے
'ع' اس کے قرب ر فاصلے کی طرف

١ من رامه بالعقل مسترشدا
أسرحه فی حيرة يلهو

٢ قد شاب بالتلبيس اسرارهٗ
يقول فی حيرته هل هو؟

وہ جو عقل کے ذریعے اس تک پہنچنا چاہتا ہے
حیرت کے سمندر میں رہ جائے گا

اس کی سوچ فریب میں مدھم ہو جاتی ہے
وہ اپنی حیرت میں کہتا ہے: کیا وہ؟

١ لستُ بالتوحيد ألهو

غيرانّي عنه أسهو

٢ كيف أسهو؟ كيف ألهو؟

وصحيح أنّني هو

میں توحید سے نہیں الجھتا

نہ ہی اسے رد کرتا ہوں

میں اسے کیسے رد کر سکتا ہوں، کیسے اس کا مذاق اڑا سکتا ہوں

کہ سچ یہ ہے کہ میں وہ ہوں

١ يا سرَّ سرّى تدقّ حتّى
تُخفى على وهم كل حَىّ

وظاهراً باطناً تَجَلّى
فى كلّ شىءٍ لكل شىء

إنّ اعتذارى اليك جهلٌ
وعُظْمُ شكّى وفرط عىّ

٤ يا جملةَ الكلّ لسْتَ غيرى
فما اعتذارى اِذاً اِلّى

اے میرے راز کے راز، دقیق اور مخفی
تمام جانداروں کے ادراک سے اوجھل

تُو ظاہر اور باطن میں عیاں ہوتا ہے
ہر شے میں — ہر شے کے لئے

تیرے لئے میرا اعتذار محض جہل ہے
عظیم شک اور بہت کمزوری

اے، تمام چیزوں کی کُل— تُو میرے سوا اور کوئی نہیں
پھر میں اپنے لئے، اپنے ساتھ کیسے اعتذار کروں!

مثا لك فى عينى وذكرك فى فمى
ومَثْواك فى قلبى فأين تغيب

تیری صورت میری آنکھ میں ہے، تیرا ذکر میرے لبوں پر
تیرا مسکن میرے قلب میں ہے، پھر تُو کہاں چھپتا ہے؟

كفرت بدين الله والكفر واجب
لدیَ وعند المسلمین قبح

جھٹلایا میں نے اللہ کے دین کو اور یہ جھٹلانا واجب تھا
میرے لئے — اور مسلمانوں کے لئے (یہ) گناہ ہے

فَقُلْتُ اخلاَئی هی الشمسُ نورها

قریبٌ ولکنْ فی تنا ولها بُعْدٌ

میں نے بھائیوں سے کہا: سورج جس سے روشنی ہے

قریب ہے، لیکن اس کا ملنا بعید

قد کنتُ فی نعمة الهوی بطرا

فادر کتنی عقوبة البطر

میں محبت کی نعمتوں کی افراط میں محو تھا

بالآخر افراط کے دکھ نے مجھے آن لیا

شرطَ المعارف محو الكلَ منك اذا
بدا المريدُ بلحظِ غير مطَلع

معرفت کی شرط خود کو مکمل طور پر مٹا دینا ہے
جب مراد نظر میں ہو، رسائی کے بغیر ——

ذِکْرُہٗ ذکری و ذکری ذِکْرُہٗ
هل یکونا الذاکران الاّ معًا

اس کا ذکر میر ذکر ہے، میرا ذکر اس کا
دو ذکر ایک ہوئے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں!